سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

ایم۔ایم۔ٹی۔سی۔لمیٹڈ

بنام

سٹرلائٹ انڈسٹریز (انڈیا) لمیٹڈ

18 نومبر 1996

[جے۔ایس۔ورما اور بی۔این۔کرپال، جسٹسز]

ثالثی اور مصالحتی ایکٹ، 1996 : دفعات 7، 10(1) اور 11(3)۔

ثالثی معاہدہ ۔ ہر فریق کی طرف سے ایک ثالث کی تقرری ۔ تیسرے ثالث کی تقرری کے لئے ضروری دو مقرر ثالث ۔ ایکٹ 1996 کا اطلاق اس وقت ہوا جب ایکٹ نافذ ہونے کے بعد تنازعہ پیدا ہوا۔ منعقد : ثالثی معاہدہ درست ۔ اس نے دفعہ 7 اور 10(1) کے تقاضوں کو پورا کیا ۔ اور ثالثی ایکٹ کے پہلے شیڈول کے پیرا 2 میں شامل واضح شرط کے ساتھ دیا گیا، 1940ء ۔ تیسرے ثالث کو دفعہ 11(3) ۔ ثالثی ایکٹ، 1940 فسٹ شیڈول پیرا 2 کے مطابق پریزائیڈنگ ثالث کے طور پر کام کرنے کے لیے مقرر کیا گیا۔

مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ اسے اپیل کنندہ سے معاہدے کے تحت کچھ چیزیں موصول نہیں ہوئیں اور اس لئے اس نے ان کے درمیان معاہدے میں ثالثی کی شق کا استعمال کیا۔ اس کے بعد، مدعا علیہ نے اپنا ثالث مقرر کیا۔ درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ ثالثی کا سہارا نہیں لیا جا سکتا اور اس لیے اس نے ثالث کا نام نہیں لیا۔ مدعا علیہ نے ثالثی اور مصالحتی ایکٹ 1996 کے مطابق ثالث مقرر کرنے کے لئے عدالت عالیہ میں درخواست دائر کی۔

عدالت عالیہ نے درخواست منظور کرتے ہوئے درخواست گزار کو ثالث مقرر کرنے کی ہدایت کی۔ اس دوران درخواست گزار نے اپنا ثالث مقرر کیا تھا۔ لہٰذا یہ اپیل۔

درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ نئے ایکٹ کی دفعہ 10(1) کی وجہ سے مساوی تعداد میں ثالثوں کی تقرری کا اہتمام کرنے والا ثالثی معاہدہ درست معاہدہ نہیں تھا۔ یہ کہ نئے ایکٹ کی دفعہ 10(2) کو راغب نہیں کیا گیا تھا کیونکہ نئے ایکٹ کی دفعہ 10(1) کے مطابق ثالثوں کی تعداد کا تعین کرنے میں کوئی ناکامی نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ کہ نئے ایکٹ کی دفعہ 10 ثالثی ایکٹ، 1940 کے پہلے شیڈول کے پیرا 2 سے مطابقت نہیں رکھتی۔

مدعاعلیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ ہر فریق نے اپنے ثالث کو نامزد کیا ہے، تیسرے ثالث کو نئے ایکٹ کی دفعہ 11(3) کے مطابق مقرر کرنا ضروری ہے اور ایسا کرنے میں ناکامی کے نتائج نئے ایکٹ کے تحت برآمد ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ ثالثوں کی تعداد کی شق ایک مشینری کی شق تھی اور اس نے ثالثی معاہدے کے جواز کو متاثر نہیں کیا جس کا تعین نئے ایکٹ کے سیکشن 7 کے مطابق کیا جانا تھا۔

اپیل نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد : 1۔ ثالثی معاہدے کی صداقت کا انحصار اس میں بیان کردہ ثالثوں کی تعداد پر نہیں ہے۔ ثالثی اور مصالحتی ایکٹ، 1996 کے دفعہ 10 میں ثالثوں کی تعداد سے الگ سے نمٹا جاتا ہے جو ثالثی معاہدے کے کام کرنے کے لئے مشینری کی فراہمی کا ایک حصہ ہے۔ لہٰذا ثالثی معاہدہ جس میں ثالثوں کی مساوی تعداد کی نشاندہی کی گئی ہو، نئے ایکٹ کے تحت ثالثی معاہدے کو غیر قانونی قرار دینے کی بنیاد نہیں بن سکتا۔ مزید برآں، موجودہ معاملے میں ثالثی کا معاہدہ ثالثی ایکٹ، 1940 کے پہلے شیڈول کے پیرا 2 میں موجود شرط کے مطابق ہے جس کے تحت دونوں فریقوں کی طرف سے مقرر کردہ دو ثالثوں کو اپنی تقرری کی تازہ ترین تاریخ سے ایک ماہ سے کم وقت میں امپائر کا تقرر کرنا ہوگا۔ [682 ایچ، 683 ڈی، ای]

2۔ ثالثی معاہدے کی اس مدت کے پیش نظر کہ دونوں ثالث ریفرنس پر کارروائی کرنے سے پہلے امپائر یا تیسرے ثالث کا تقرر کریں گے، نئے ایکٹ کی دفعہ 10(1) کی ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے اور اس کی ذیلی شق (2) کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ چونکہ یہ معاہدہ نئے ایکٹ کی دفعہ 7 کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اور، لہذا، ایک جائز ثالثی معاہدہ ہے، لہذا ثالثوں کی تقرری کو نئے ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت چلایا جانا چاہئے۔

3۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے ثالث مقرر کیے ہیں نئے ایکٹ کی دفعہ 11(3) کو راغب کیا گیا تھا اور دو مقرر ثالثوں کو پریزائیڈنگ ثالث کے طور پر کام کرنے کے لئے ایک تیسرے ثالث کو مقرر کرنے کی ضرورت تھی، ایسا نہ کرنے پر عدالت عالیہ کے چیف جسٹس یا ان کے ذریعہ نامزد کردہ کسی بھی شخص یا ادارے کو دفعہ 11(4)(بی) کے مطابق تیسرا ثالث مقرر کرنا ہوگا۔ نئے ایکٹ کے بارے میں چونکہ دفعہ 11(3) میں متعین کردہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا ہے لہذا دفعہ ایل ایل میں فراہم کردہ مزید نتائج پر عمل کرنا ضروری ہے۔ [683H, 684A]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 12736 آف 1996۔

بمبئی عدالت عالیہ کے 28.6.96 کے فیصلے اور حکم سے، اے۔ اے۔ نمبر 1 آف 1996۔

اس موقع پر اٹارنی جنرل اشوک دیسائی، اٹارنی جنرل، شری نارائن، سی۔ ایم۔ او برائے، سندیپ نارائن اور اشوک شرما شامل ہیں۔

دشینت ڈیو اور کے۔ جے۔ جان، جواب دہندگان کے لئے۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا۔

جسٹس جے۔ایس۔ورما : نئے قانون کے نفاذ سے قبل کیے گئے ثالثی معاہدے پر موجودہ معاملے میں ثالثی اور مصالحتی ایکٹ، 1996 (مختصر طور پر" نیا ایکٹ") کا اثر ہے۔فریقین کے درمیان 14 دسمبر، 1993 کو طے پانے والے معاہدے کی شق VII درج ذیل ہے:

" VII اس معاہدے کی تعمیر، معنی اور آپریشن یا اثر یا اس کی خلاف ورزی کے تحت یا اس سے متعلق کوئی سوال یا تنازعہ پیدا ہونے کی صورت میں، تنازعہ کا معاملہ ثالث کو بھیجا جائے گا۔ دونوں فریق ایک ایک ثالث نامزد کریں گے اور ثالث ریفرنس پر کارروائی سے قبل ایک امپائر کا تقرر کریں گے۔ثالثوں کا فیصلہ یا امپائر کے فیصلے سے اتفاق نہ کرنے کی صورت میں حتمی اور فریقین پر لازم ہوگا۔ہندوستانی ثالثی ایکٹ کی دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کارروائی کے لئے لاگو ہوں گے۔ثالث یا امپائر، جیسا بھی معاملہ ہو، فریقین کی رضامندی سے فیصلہ دینے کے لئے وقتاً فوقتاً وقت بڑھانے کے حقدار ہوں گے۔ثالث/ امپائر ایک منطقی فیصلہ دیں گے۔ثالثی کی جگہ بمبئی ہوگی۔

(زور دیا گیا ہے)

سٹرلائٹ انڈسٹریز (انڈیا) لمیٹڈ مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ اسے اپیل کنندہ ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ سے معاہدے کے تحت کچھ واجبات موصول نہیں ہوئے ہیں اور اس لئے اس نے 19 جنوری 1996 کو ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ کو موصول ہونے والے ایک خط کے ذریعہ ان کے درمیان معاہدے میں مذکورہ ثالثی شق کا اطلاق کیا۔ 7 فروری 1996 کو مدعا علیہ نے مدراس عدالت عالیہ کے سابق چیف جسٹس جناب ایم این چندورکر کو ثالث مقرر کیا۔ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ نے دعویٰ کیا کہ ثالثی کا سہارا نہیں لیا جا سکتا ہے اور اس لئے اس نے اپنے ثالث کا نام نہیں لیا۔اسٹرلائٹ انڈسٹریز (انڈیا) لمیٹڈ نے نئے قانون کے مطابق ثالث مقرر کرنے کے لئے بامبے عدالت عالیہ میں ایک درخواست دائر کی۔

عدالت عالیہ کے سامنے ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ کے وکیل نے دلیل دی کہ ثالثی کی شق کو راغب نہیں کیا گیا تھا لیکن اس اعتراض کو مسترد کر دیا گیا تھا۔ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ کی طرف سے دوسری دلیل یہ تھی کہ ثالثی معاہدے

میں دو ثالثوں کی تقرری کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ نئے ایکٹ کی دفعہ 10(1) میں مساوی تعداد میں ثالثوں کی تقرری کا تصور نہیں کیا گیا ہے۔عدالت عالیہ نے 28.6.1996 کے اپنے حکم کے ذریعہ اس دلیل کو مسترد کر دیا اور ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ کو ثالث مقرر کرنے کے لئے 5 جولائی 1996 تک کا وقت دیا۔مزید کہا گیا ہے کہ اگر ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ اپنے ثالث کا نام بتانے میں ناکام رہتا ہے تو اسٹرلائٹ انڈسٹریز (انڈیا) لمیٹڈ کے ذریعہ مقرر کردہ ثالث دفعہ 10(2) اور دفعہ 2(5) کے تحت واحد ثالث ہوگا۔ نئے ایکٹ کے تحت ثالث کی تقرری کا وقت بعد میں بڑھا دیا گیا۔اس دوران ایم ایم ٹی سی لمیٹڈ نے جناب کی تقرری کی ہے۔ دہلی عدالت عالیہ کے سابق جج ایس این سپرا اس کے ثالث ہیں۔لہٰذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے فاضل اٹارنی جنرل کی دلیل یہ ہے کہ ثالثی کا معاہدہ جو مساوی تعداد میں ثالثوں کی تقرری کا اہتمام کرتا ہے، نئے ایکٹ کی دفعہ 10(1) کی وجہ سے درست معاہدہ نہیں ہے۔لہٰذا اس طرح کے معاملے میں واحد حل ثالثی کے ذریعے نہیں بلکہ مقدمہ کے ذریعے ہے۔اس وجہ سے انہوں نے زور دیا کہ دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کی طرف راغب نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ذیلی دفعہ (1) کے مطابق ثالثوں کی تعداد کا تعین کرنے میں کوئی ناکامی نہیں ہے۔فاضل اٹارنی جنرل کی ایک اور دلیل یہ تھی کہ دفعہ 10 ثالثی ایکٹ، 1940 (مختصر طور پر 1940 ایکٹ) کے پہلے شیڈول کے پیرا 2 سے ہٹ کر ہے، جو درج ذیل ہے۔

"2۔اگر ریفرنس مساوی تعداد میں ثالثوں کی طرف ہے تو ثالث اپنی تقرری کی تازہ ترین تاریخ سے ایک ماہ سے کم وقت میں امپائر کا تقرر نہیں کریں گے۔

جواب میں مدعا علیہ کے وکیل جناب دوے نے دلیل دی کہ نئے قانون کی دفعہ 10 اور 1940 کے ایکٹ کی متعلقہ شق کے درمیان ایسا کوئی تضاد نہیں ہے، دونوں کافی حد تک ایک جیسے ہیں۔فاضل وکیل نے دلیل دی کہ نئے ایکٹ کی دفعات کو متبادل تنازعات کے حل کی اسکیم کو نافذ کرنے کے مقصد کو فروغ دینے کے لئے سمجھا جانا چاہئے۔اور نئے ایکٹ کو سابقہ ثالثی معاہدوں کے نفاذ کے قابل بنانے کے لئے سمجھا جانا چاہئے۔اس بات پر زور دیا گیا کہ ہر فریق اپنا ثالث نامزد کرنے کے بعد تیسرے ثالث کو دفعہ 11(3)

کے مطابق مقرر کرنا ضروری ہے اور ایسا کرنے میں ناکامی نئے ایکٹ کے تحت نتیجہ خیز نتائج کی طرف راغب کرتی ہے۔ فاضل وکیل نے دلیل دی کہ ثالثوں کی تعداد کی شق ایک مشینری کی شق ہے اور ثالثی معاہدے کے جواز کو متاثر نہیں کرتی ہے جس کا تعین نئے ایکٹ کے دفعہ 7 کے مطابق کیا جانا ہے۔

اب نئے ایکٹ کی کچھ دفعات کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ دفعہ 2(بی) 'ثالثی معاہدے' کی وضاحت کرتا ہے جس کا مطلب دفعہ 7 میں حوالہ دیا گیا معاہدہ ہے۔ دفعہ 7 ثالثی معاہدے سے متعلق ہے، دفعہ 10 ثالثوں کی تعداد سے متعلق ہے اور دفعہ 11 ثالثوں کی تقرری سے متعلق ہے۔ دفعہ 7، 10 اور دفعہ 11 کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

دفعہ 7۔

" 7 ثالثی معاہدہ-(1) اس حصے میں،" ثالثی معاہدہ" سے مراد فریقین کی طرف سے ان تمام یا کچھ تنازعات کو ثالثی کے سامنے پیش کرنے کا معاہدہ ہے جو ان کے مابین طے شدہ قانونی تعلقات کے سلسلے میں پیدا ہوئے ہیں یا پیدا ہو سکتے ہیں، چاہے معاہدہ ہو یا نہ ہو۔

(2) ثالثی کا معاہدہ معاہدے میں ثالثی کی شق کی شکل میں یا ایک علیحدہ معاہدے کی شکل میں ہو سکتا ہے۔

(3) ثالثی کا معاہدہ تحریری طور پر ہوگا۔

(4) ثالثی کا معاہدہ تحریری طور پر موجود ہے اگر اس میں شامل ہے-

(الف) فریقین کے دستخط شدہ دستاویز؛

(ب) خطوط، ٹیلیکس، ٹیلی گرام یا ٹیلی مواصلات کے دیگر ذرائع کا تبادلہ جو معاہدے کا ریکارڈ فراہم کرتے ہیں۔ یا

(ب)　　دعوے اور دفاع کے بیانات کا تبادلہ جس میں معاہدے کی موجودگی کا الزام ایک فریق کے ذریعہ لگایا جاتا ہے اور دوسرے فریق کی طرف سے انکار نہیں کیا جاتا ہے۔

(5)　　معاہدے میں ثالثی کی شق پر مشتمل دستاویز کا حوالہ ثالثی کا معاہدہ تشکیل دیتا ہے اگر معاہدہ تحریری طور پر ہو اور حوالہ ایسا ہو کہ ثالثی کی شق کو معاہدے کا حصہ بنایا جائے۔

دفعہ نمبر:10

"10. ثالثوں کی تعداد۔(1) فریقین ثالثوں کی تعداد کا تعین کرنے کے لئے آزاد ہیں، بشرطیکہ ایسی تعداد برابر تعداد نہ ہو۔

(2)　　ذیلی دفعہ (1) میں مذکور فیصلے میں ناکامی پر ثالثی ٹریبونل واحد ثالث پر مشتمل ہوگا۔

دفعہ:11

"11 : ثالثوں کی تقرری۔(1) کسی بھی قومیت کا شخص ثالث ہوسکتا ہے، جب تک کہ فریقین کی طرف سے اتفاق نہ ہو۔

(2)　　ذیلی دفعہ (6) کے تابع، فریقین ثالث یا ثالث کی تقرری کے طریقہ کار پر اتفاق کرنے کے لئے آزاد ہیں.

(3)　　ذیلی دفعہ (2) میں مذکور کسی بھی معاہدے میں ناکامی پر، تین ثالثوں کے ساتھ ثالثی میں، ہر فریق ایک ثالث مقرر کرے گا، اور دو مقرر ثالث تیسرے ثالث کا تقرر کریں گے جو پریزائیڈنگ ثالث کے طور پر کام کرے گا۔

(4) اگر ذیلی دفعہ (3) میں تقرری کا طریقہ کار لاگو ہوتا ہے اور۔

(الف) ایک فریق دوسرے فریق کی طرف سے ایسا کرنے کی درخواست موصول ہونے کے تیس دن کے اندر ثالث مقرر کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ یا

(ب) مقرر کردہ دو ثالث اپنی تقرری کی تاریخ سے تیس دن کے اندر تیسرے ثالث پر اتفاق کرنے میں ناکام رہے،

یہ تقرری کسی فریق کی درخواست پر چیف جسٹس یا ان کے نامزد کردہ کسی شخص یا ادارے کی جانب سے کی جائے گی۔

(5) ذیلی دفعہ (2) میں مذکور کسی بھی معاہدے میں ناکامی، کسی واحد ثالث کے ساتھ ثالثی میں، اگر فریقین ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کی طرف سے درخواست موصول ہونے کے تیس دن کے اندر ثالث پر اتفاق کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو تقرری کسی فریق کی درخواست پر، چیف جسٹس یا اس کی طرف سے نامزد کردہ کسی شخص یا ادارے کی طرف سے کی جائے گی۔

(6) جہاں، فریقین کے ذریعہ اتفاق شدہ تقرری کے طریقہ کار کے تحت،

(الف) ایک پارٹی اس طریقہ کار کے تحت ضرورت کے مطابق کام کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ یا

(ب) فریقین، یا دو مقرر کردہ ثالث، اس طریقہ کار کے تحت ان سے متوقع معاہدے تک پہنچنے میں ناکام رہتے ہیں۔ یا

(ب) ایک شخص، بشمول ایک ادارہ، اس طریقہ کار کے تحت اسے تفویض کردہ کسی بھی کام کو انجام دینے میں ناکام رہتا ہے،

کوئی فریق چیف جسٹس یا ان کی طرف سے نامزد کردہ کسی بھی شخص یا ادارے سے ضروری اقدامات کرنے کی درخواست کرسکتا ہے، جب تک کہ تقرری کے طریقہ کار پر معاہدہ تقرری کو محفوظ بنانے کے لئے دیگر ذرائع فراہم نہ کرے۔

(7) ذیلی دفعہ (4) یا ذیلی دفعہ (5) یا ذیلی دفعہ (6) کے تحت چیف جسٹس یا ان کے نامزد کردہ شخص یا ادارے کو سونپے گئے معاملے پر فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔

xx xx xx xx

نئے ایکٹ کے باب دوم میں" ثالثی معاہدہ" کے عنوان کے تحت دفعہ 7 سے 9 شامل ہیں۔ باب سوم" ثالثی ٹریبونل کی تشکیل" کے عنوان کے تحت دفعہ 10 سے 15 پر مشتمل ہے۔

دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (3) میں ثالثی کا معاہدہ تحریری ہونا ضروری ہے اور ذیلی دفعہ (4) اس تحریری قسم کی وضاحت کرتی ہے۔ دفعہ 7 میں ثالثی معاہدے کے حصے کے طور پر ثالثوں کی تعداد کی ضرورت کی نشاندہی کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس طرح ثالثی معاہدے کی صداقت اس میں بیان کردہ ثالثوں کی تعداد پر منحصر نہیں ہے۔ ثالثوں کی تعداد کو دفعہ 10 میں الگ سے نمٹا جاتا ہے جو ثالثی معاہدے کے کام کرنے کے لئے مشینری کی فراہمی کا ایک حصہ ہے۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ ثالثی کا معاہدہ جس میں ثالثوں کی مساوی تعداد کی نشاندہی کی گئی ہو، نئے ایکٹ کے تحت ثالثی معاہدے کو غیر قانونی قرار دینے کی بنیاد نہیں بن سکتا جیسا کہ فاضل اٹارنی جنرل نے دلیل دی تھی۔

دفعہ 10 ثالثوں کی تعداد سے متعلق ہے۔ ذیلی دفعہ (1) کہتی ہے کہ فریقین ثالثوں کی تعداد کا تعین کرنے کے لئے آزاد ہیں، بشرطیکہ ایسی تعداد برابر نمبر نہ ہو۔ اس کے بعد ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ ذیلی دفعہ (1) میں مذکور فیصلے میں ناکامی پر ثالثی ٹریبونل واحد ثالث پر مشتمل ہوگا۔ دفعہ 11 میں ثالثوں کی تقرری کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس طرح ثالثی ٹریبونل تشکیل دیا جاتا ہے۔

ثالثی کی شق میں کہا گیا ہے کہ ہر فریق ایک ثالث کو نامزد کرے گا اور دونوں ثالث ریفرنس پر کارروائی کرنے سے پہلے ایک امپائر کا تقرر کریں گے۔ثالثی کا معاہدہ درست ہے کیونکہ یہ نئے ایکٹ کی دفعہ 7 کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔دفعہ 11(3) کے تحت دونوں ثالثوں کو تیسرے ثالث یا امپائر کا تقرر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ معاملے میں ثالثی کا معاہدہ ثالثی ایکٹ، 1940 کے پہلے شیڈول کے پیرا 2 میں موجود واضح شرط کے مطابق ہے جس کے تحت دونوں فریقوں کی طرف سے مقرر کردہ دو ثالثوں کو اپنی تقرری کی تازہ ترین تاریخ سے ایک ماہ کے اندر امپائر کا تقرر کرنا ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ کیا نئے ایکٹ میں ایسی کوئی چیز موجود ہے جس سے اس طرح کے معاہدے کو ناقابل عمل بنایا جاسکے؟ ہمیں نئے ایکٹ میں ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا ہے۔اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ موجودہ معاملے میں ثالثی کی کارروائی نئے ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد شروع ہوئی تھی اور اس لئے نیا ایکٹ لاگو ہوتا ہے۔ثالثی معاہدے کی اس مدت کے پیش نظر کہ دونوں ثالث ریفرنس پر کارروائی کرنے سے پہلے امپائر یا تیسرے ثالث کا تقرر کریں گے، دفعہ 10 کی ذیلی شق (1) کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور اس کی ذیلی شق (2) کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا۔جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ معاہدہ ایکٹ کے دفعہ 7 کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اور لہٰذا، ایک جائز ثالثی معاہدہ ہے۔لہٰذا ثالثوں کی تقرری نئے ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت ہونی چاہیے۔

اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے ثالث مقرر کیے ہیں، یعنی جسٹس ایم این چندرکر (ریٹائرڈ) اور جسٹس ایس پی سپرا (ریٹائرڈ)، دفعہ 11(3) کو راغب کیا گیا تھا اور دو مقرر ثالثوں کو پریزائیڈنگ ثالث کے طور پر کام کرنے کے لئے ایک تیسرے ثالث کو مقرر کرنے کی ضرورت تھی، جس میں ناکام ہونے پر عدالت عالیہ کے چیف جسٹس یا ان کے ذریعہ نامزد کردہ کسی بھی شخص یا ادارے کو تیسرے ثالث کو مقرر کرنے کی ضرورت ہوگی۔نئے ایکٹ کی دفعہ 11(4)(بی) کے تحت ضروری ہے۔چونکہ دفعہ 11(3) میں متعین کردہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا ہے لہٰذا دفعہ 11 میں فراہم کردہ مزید نتائج پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اس کے مطابق، ہم ہدایت کرتے ہیں کہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کو نئے ایکٹ کی دفعہ 11 (4)(بی) کے تحت تیسرے ثالث کا تقرر کرنا ہوگا کیونکہ دو مقرر ثالث اپنی تقرری کی تاریخ سے تیس دن کے

اندر تیسرے ثالث کا تقرر کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی طرف سے دی گئی ہدایت کو اس کی جگہ لے لیا گیا ہے۔

اس کے مطابق اپیل نمٹا دی جاتی ہے۔ بنا لاگت کے۔

وی۔ایس۔ایس

اپیل نمٹا دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document